Negotiations 2:4 (2022) pp. 18-24 **ISSN: 2789-293X**

جدید رسمیات تحقیق اور اے پی اے سٹائل شیٹ

Modern Formalism Research and the APA Style Sheet

Saira Bano
sairamushtaq888@gmail.com
PhD Scholar, Department of Urdu, National University of Modern Languages
Dr. Mushtaq Adil
drmushtaq.ahmad@uskt.edu.pk
Head Department of Urdu, University of Sialkot, Sialkot

KEYWORDS

Importance
Introduced
Style Sheet
Chicago Manual Style
Citation
Psychological

DATES

Received	**09-08-2022**
Accepted	**25-12-2022**
Published	**29-12-2022**

QR CODE

ABSTRACT

It is not possible to deny the importance of research in any era. In the present era, where there are many methods for research, there have been methods to complete the research and to record the references. Which are the works of scholars. It has been proven to be helpful in making it easier. Many methods have been introduced for citing in Urdu research. Among these methods, APA, MLA, and CMS are more popular. The APA style sheet will be discussed in the research under review.

DOI: http://journals.mehkaa.com/index.php/negotiations/article/view/69

زیر بحث موضوع اے پی اے سٹائل شیٹ کے حوالے سے ہے ۔اے پی اے درحقیقت American Psychological Association کا مخفف ہے۔ یہ تنظیم دنیا کی سب سے بڑی تنظیم ہے۔اس تنظیم نے ۱۹۲۹ء میں اس سٹائل کو متعارف کرایا۔جب مختلف ماہرین نفسیات، ماہر بشریات، اور کاروباری حضرات نے پڑھنے کو عام فہم کرنے کے لیے ایک ایسا اصول

متعارف کرایا تھا جس سے سائنسی تحریر کو پڑھنا اور سمجھنا آسان ہو۔ یہ ایک ایسا فارمیٹ ہے جو ریسرچ جرنلز، سوشل سائنسز اور سائنس جیسے مضامین میں حوالہ دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ دور حاضر میں تحقیق کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں اور عصر حاضر میں تحقیق کے حوالے سے مختلف طرح کے جو سٹائل شیٹ متعارف ہو رہے ہیں ان کی طرف توجہ دلانا، ان کی اہمیت اور افادیت کو مد نظر رکھتے ہوئے سکالرز کو ان کے استعمال سے متعارف کرانا ہے۔ موجودہ دور کا سکالر تحقیق کے میدان میں ان سٹائل شیٹ کے استعمال سے ناواقف ہے۔ انہیں ان کے استعمال سے متعارف کرانا اور اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔

تحقیق اصل میں عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا مطلب ہے کسی بھی چیز کی اصلیت یا کھوج معلوم کرنا، اصطلاح میں اس سے مراد کھرے کو کھوٹے سے الگ کرنا۔ حق کو باطل سے جدا کرنا اور اصلی اور نقلی مواد میں فرق قائم کرنا اور پھر ان کو تحقیق کے مطابق استعمال میں لانا اور اس سے مطلوبہ نتائج اخذ کرنا۔ اس طرح کا تحقیقی طریقہ سندی تحقیق میں استعمال ہوتا ہے اور یہ سندی تحقیق کسی بھی مقالے کی آخری منزل ہوتی ہے۔ تحقیق کی وضاحت کے لیے ڈاکٹر گیان چند کا کہنا ہے:

> ”گویا ریسرچ ایک حقیقت پنہاں یا حقیقت مبہم کو افشاں کرنے کا باضابطہ عمل ہے۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں نامعلوم یا کم معلوم کو جاننا یعنی جو حقائق ہماری نظروں کے سامنے ہیں انہیں کھوجنا جو سامنے تو ہیں لیکن دھندلے ہیں ان کی دھند دور کر کے انہیں آئینہ کر دینا۔“(۱)

رسمیات تحقیق کو سائنٹفک بنانے کا کام بہت پہلے اٹھارہویں صدی میں شروع ہو چکا تھا اور مغربی دنیا میں حواشی اور کتابیات کا انداز تب ہی نظر آنا شروع ہوا۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے تاریخ کے موضوعات پر اور معاشرتی علوم جیسے موضوعات پر اپنے مطالعات کو جدید اصولوں کے تحت شائع کرنے کا آغاز کیا اس کے ساتھ ساتھ جرمنی، اٹلی، فرانس اور ہالینڈ کے تحقیق اور اشاعتی اداروں نے بھی اس جانب پیش قدمی کی اور اس زمانے میں تحقیق و ترتیب و متن کی عمدہ کاوشیں سامنے آنے لگیں۔ مگر انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اردو میں آج تک تحقیق کی رسمیات پر اتفاق نہیں ہو سکا۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر خالق ملک داد کا کہنا ہے:

> ”افسوس کہ آج تک اردو میں تحقیق کی رسمیات متفقہ طور پر طے نہ ہو سکیں۔ کہ ان کے بارے میں سوچا گیا اور نہ ہی کوئی مناسب پیش رفت ہو سکی۔“(۲)

اس حوالے سے تحقیقی اداروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ قومی سطح پر ایسے اقدامات کریں کہ فروغ تحقیق کا سلسلہ جاری و ساری رہے اور ریسرچ سکالرز کو ان سے خاطر خواہ رہنمائی ملے اس ضمن میں ڈاکٹر شفیق انجم کا کہنا ہے:

> ”ضروری ہے کہ قومی سطح پر متفقہ لائحہ عمل تیار ہو اور اس کے تحت ضوابط واضح کئے جائیں۔ یہ کام قومی سطح پر موجود ایسے اداروں کا ہے جو فروغ محقق اور معیار تعلیم و تدریس کے داعی ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم دیکھتے آئے ہیں کہ اتفاق تو درکنار اب کسی علمی مسئلے پر اختلاف رائے کے لیے بھی۔۔۔ موجود نہیں نہ

ادارے متحرک ہیں نہ شخصیات۔ جو محدودے چند لوگ کام کر رہے ہیں ان کی بھی حوصلہ شکنی اور قدم قدم پر مشکلات پیدا کرنے کی کوششیں باقاعدہ منصوبہ بندی اور تسلسل کے ساتھ کی جاتی ہیں۔"(۳)

تحقیق خواہ کسی بھی نوعیت کی ہو اس میں حوالہ نگاری خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور کوئی بھی تحقیق تب ہی مستند اور معیاری مانی جاتی ہے جب اس میں محقق کے حوالوں کا ذکر کیا گیا۔ اپنی بات کی تصدیق کے لیے جن حوالوں کا ذکر ریسرچ سکالر کرتا ہے وہ تحقیق میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ حوالوں کے بغیر کی گئی ریسرچ غیر سندی تحقیق کہلاتی ہے اور اس کی خاطر خواہ حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ ریسرچ کے میدان میں اب تک بہت سے طریقے حوالہ دینے کے لیے استعمال ہوتے رہے ہیں اور ہر طریقہ اپنے مضمون کی نوعیت کے اعتبار سے قابل استعمال سمجھا جاتا ہے۔ محقق کے لیے لازمی ہے کہ وہ جو حوالہ اپنی تحقیق میں دینے کے لیے منتخب کرے اس کی اچھی طرح سے جانچ کر لے، جس مصنف کا حوالہ دینا چاہ رہا ہو اس مصنف کے بارے میں مکمل تحقیق کرے۔ واقعے اور روایت جس کو وہ تحقیق میں حوالے کے ذریعے ثابت کرنا چاہ رہا ہے ان میں زمانی فاصلہ نہ ہو تا کہ حوالے کے حوالے سے کسی قسم کے شکوک وشبہات ذہن میں نہ آئیں۔

اردو ادب میں روایت اور تقلید کا رجحان نظر آتا ہے جس کی وجہ سے اکثر کتابیں تحقیق کے معیار پر پورا نہیں اترتی۔ لہذا ضروری ہے کہ محقق ہر طرح کی چھان بین کر کے حوالے درج کرے تا کہ کسی قسم کا جھول اس میں نہ پایا جائے۔ حوالہ دینے کے لیے اب تک MS Word 2010 میں مختلف سٹائل موجود ہیں مگر ان میں تین طریقے زیادہ معروف ہیں جو حوالہ دینے کے لیے قابل استعمال سمجھے جاتے ہیں۔ ان طریقوں میں اے پی اے، سی ایم ایس، ایم ایل اے زیادہ معروف ہیں۔

ایم ایل اے ماڈرن لینگویج ایسوسی ایشن کا مخفف ہے۔ یہ ایک امریکی ادارہ ہے جس نے تحقیق کے مقاصد کے لیے حوالہ دینے کے لیے اس طریقہ کار کو متعارف کرایا۔ اس ریفرنس شیٹ کا مقصد محقق کے لیے ایک رسمی طریقہ کار ترتیب دینا ہے۔ اس شیٹ کا انتخاب ادارہ تاریخ فلسفہ اور لسانیات میں تحقیق کے لیے کیا جاتا ہے۔ ایم ایل اے سٹائل شیٹ میں حوالہ جات مرتب کرتے وقت پبلشر کے بعد تاریخ کا اندراج ہوتا ہے اور تاریخ کے گرد قوسین کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ مصنف کا پورا نام لکھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تحقیق کے عنوان کے تمام اہم الفاظ کو بڑے حروف میں لکھا جاتا ہے۔ ماخذات کے صفحہ کو work cited کہتے ہیں، مثلاً: Richardson Samuel, panda, Penguin Book, 1980.

اگرچہ ایم ایل اے ریفرنس شیٹ میں رسمیات تحقیق و تحریر کا اپنا ایک مخصوص دائرہ کار ہوتا ہے تاہم ہر شعبہ علم تحقیق اور تحریر کے مقاصد اور مضامین کو مد نظر رکھتے ہوئے ان میں سے موزوں طریقہ کار انتخاب کرتا ہے۔ تاریخ کے اعتبار سے اس شیٹ کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۱ء میں منظر عام پر آیا۔

سی ایم ایس(The Chicago Manual Style): حوالہ دینے کے اس طریقے کا آغاز امریکہ میں ۱۹۰۶ء میں نافذ کیا گیا۔ یہ طریقہ خالص انگریزی محققین کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقے کا باقاعدہ آغاز یونیورسٹی آف شکاگو نے کیا اس لیے

اسے اسی نام سے منسوب کیا جاتا ہے اس کا حوالہ دینے کے لیے دی گئی ترتیب کا خیال رکھا جاتا ہے۔ سب سے پہلے مصنف کا نام، سن اشاعت، کتاب کا نام ''داوین میں'' شعر کا نام، پبلشر کا نام وغیرہ۔ اب تک اس سٹائل ۱۷، ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں جو کہ حوالہ دینے اور Citation میں استعمال ہوتے ہیں۔

اے پی اے سے مراد امریکن سائیکالوجیکل ایسوسی ایشن ہے۔ یہ تنظیم دنیا کی سب سے بڑی تنظیم ہے۔ سائنس کے مضامین میں چونکہ تجربات کیے جاتے ہیں اور ہر بار کیے گئے تجربات کا نتیجہ پہلی بار سے مختلف بھی ہو سکتا ہے لہٰذا اس صورت میں نتائج کو ایک چارٹ کی شکل میں تحریر کیا جاتا ہے۔ سائنسی طریقہ کار کے تمام نتائج ایسے ہی زمانی ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے تحریر کیے جاتے ہیں:

> APA Style is ay writing style and format for academic documents such as scholarly journal articles and books. It is commonly used for citing sources within the field of behavioral and social sciences. (Wikipedia)4

اس سٹائل کی ابتدا ۱۹۲۹ء میں ہوئی۔ جب مختلف ماہرین نے جن میں ماہرین نفسیات، ماہر شہریات اور کاروباری محرز نے پڑھنے کو عام فہم کرنے کے لیے ایسا اصول متعارف کرایا جس سے سائنسی تحریر کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

> APA Style originated in 1929, when a group of psychologist, anthropologists, and business managers concerned and group of psychologist, anthropologists, and business managers concerned and sought to establish a simple set of procedures, or style guidelines, that would coalify the many components of scientific writing to increase the case of reading comprehension. (5)

G. Stanley Pall نے اس سٹائل کو متعارف کرایا اسے APA سٹائل کا نام دیا جس کا مخفف American Psychological Association ہے۔ ویسے یہ ایک فارمیٹ ہے جو ریسرچ جرنلز، کتابوں اور سوشل سائنسز جیسے مضامین میں بطور حوالہ دینے کے استعمال ہوتا ہے۔ پال نے نفسیات کی سائنسی ترقی کے لیے اس فارمیٹ کا آغاز کیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ دوسرے مضامین میں بھی اس فارمیٹ کو استعمال کر کے اسے کارگر بنایا جا سکتا ہے۔ اس سٹائل کے استعمال سے کسی بھی ریسرچ کو سمجھنا اور جاننا آسان ہو جاتا ہے۔ کسی بھی موضوع کی سمجھ کے لیے یہ سٹائل شیٹ اہمیت کی حامل ہے۔ اس سٹائل شیٹ کو تحقیقی میدان میں استعمال کر کے ایک Uniform format اپنایا جا سکتا ہے۔ اس سٹائل شیٹ کی بدولت پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے کوئی بھی آرٹیکل کس چیز پر مبنی ہے اور کس کس جگہ سے استفادہ کر کے اسے تحریر کیا گیا ہے اس سٹائل شیٹ کی مدد سے یہ سب جاننا ممکن ہوتا ہے۔ اس سٹائل شیٹ کی مدد سے دنیا بھر میں اکیڈمکس کا معیار بہتر ہوا ہے اور سٹائل کا یہ جدید طریقہ سکالرز کو رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس کا مقصد اعلیٰ تعلیم کے حصول میں نئے نئے آئیڈیاز کو منظر عام پر لانا ہے۔

> APA formatting also helps authors organize ideas along the same line that researchers use, with a spin-off benefit: when you're familiar with the different parts of APA, youu 'll find it easier to read the resources you find in the library. (6)

اس وقت APA سٹائل کا ساتواں ایڈیشن منظر عام پر آچکا ہے۔ اس ساتویں ایڈیشن کی ابتداء اکتوبر ۲۰۱۹ء سے ہوئی اور اب تک یہی ایڈیشن Citation کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ یہ اب تک کا معروف سٹائل مینول ہے جو سوشل سائنسز میں استعمال ہو رہا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ریسرچ پیپرز میں APA سٹائل کا استعمال روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ APA کا بڑھتا ہوا استعمال ہی اس کی اہمیت منانے کے لیے کافی ہے۔ ڈاکٹر عطش درانی کا کہنا ہے:

> ''ادبی تحقیق کی بنیاد سے اعلیٰ منزل عالمانہ انتقاد (Scholarly criticism) ہے۔ اس اصطلاح کو علم تنقید کے مغالطے میں نہ لیا جائے یہ علمیت (Scholarships) کی تنقیدی بصیرت (vision) کا دوسرا نام ہے۔ یہ ایسے اصولوں اور اخلاقیات کے طریقے استعمال کرنے کا عمل ہے جس سے محقق کا نظریہ دنیا میں قابل قبول عنصر ہے۔ دوسرے اسے تسلیم کریں اور قابل تقلید ٹھہرائیں۔'' (۷)

(APA Situation) کا مقصد بھی یہی ہے کہ لوگ اس کو دیکھیں اور اس سے فائدے حاصل کر کے اس Site کو اپنی ریسرچ میں بطور حوالہ استعمال کریں۔

> For every in text, citation in your paper, there must be a corresponding entry in your references list. APA in text citation style uses the authors last name and the year of publication, for example (Field 2005) for direct quotations include the page number as well, for example: (Field 2005, P.14) (8)

تحقیق کی دنیا میں روز افزوں ہوتا اضافہ اس بات کا متقاضی ہے کہ عصر حاضر کے تقاضوں کا ساتھ دینے کے لیے کمپیوٹر کا علم جاننا لازم ہے۔ APA سٹائل شیٹ کا استعمال سائنس کے مضامین میں ہوتا ہے۔ آج کل چونکہ سندی مقالے اور تحقیقی مقالے شائع ہو رہے ہیں اور ایسے مقالہ جات میں Reference کے سٹائل دور حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سیٹ کیے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی سافٹ ویئر کمپنیوں نے ان سٹائل شیٹ کو اپنے اپنے پروگرام میں انسٹال کر کے لوگوں کو مدد فراہم کی ہے۔ مگر اردو زبان میں ابھی بھی وہی پرانا طریقہ رائج ہے۔ اردو کے ماہرین کمپیوٹر کی زبان سے واقفیت نہیں رکھتے اس لیے وہ نت نئی ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہی حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ مگر اب چند گزشتہ دہائیوں سے اردو کے محققین بھی کمپیوٹر سے واقفیت حاصل کر کے اس میں مہارت حاصل کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر عطش درانی کا کہنا ہے:

"اکیسویں صدی کے اردو کے اساتذہ کا اب یہ فرض بنتا ہے کہ نہ صرف خود اس نئی ٹیکنالوجی کو سمجھیں بلکہ طلبہ میں بھی نئی برقیاتی ثقافت کا شعور اجاگر کریں اور جو کام طلبہ پہلے مہینوں اور برسوں میں کرتے تھے انہیں اس کی مدد سے لمحوں اور ثانیوں میں بدلنے کی کوشش کریں۔"(۹)

اردو ادب میں تحقیق کے میدان میں اب چند تبدیلیاں درکار ہیں اور ان تبدیلیوں کے لیے کمپیوٹر کا کردار اہم ہے اگر یہ کہا جائے کہ کمپیوٹر، کمپوزنگ پرنٹنگ کے بغیر یہ ناممکن ہے تو یہ غلط نہ ہو گا۔ پچھلے بیس برس سے کمپیوٹر نے اردو میدان میں بھی کافی تبدیلیاں پیدا کی ہیں مگر ان سب کے باوجود ابھی بھی چند مسائل کا سامنا ہے جس میں کمپوزنگ کے حوالے سے ٹائپنگ، ایڈیٹنگ، پرنٹنگ اور تحقیق کے حوالے سے کومہ، انورٹڈ کومہ، حوالے سافٹ ویئر کے حوالے سے، ونڈوز ان پیج، ایم ایس ورڈ، یونی کوڈ اور بہت سے دوسرے مسائل درپیش ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ادبی اور لسانی تحقیق میں بھی یہ مسائل دیکھنے میں آتے ہیں۔ تحقیق کو موثر اور قابل قبول بنانے کے لیے ابھی کافی محنت کی ضرورت ہے اس سلسلے میں بہت سے آرٹیکل لکھے جا چکے ہیں جیسے "اردو تحقیقی جرائد کی انڈیکشن تعارف، ضرورت اہمیت اور لائحہ عمل" کے عنوان سے ڈاکٹر حافظ صفوان محمد چوہان نے ایک مقالہ پیش کیا۔ یہ مقالہ انہوں نے عالمی کانفرنس میں پیش کیا اس کانفرنس میں اعلیٰ تعلیم، ادب، تہذیب اور بہت سے امور پر بحث ہوئی۔ اسی کانفرنس میں ڈاکٹر صوفیہ خشک نے محققین اردو کو وسائل اور سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے بحث کی۔ ہر یونیورسٹی حوالے دینے کے لیے اپنے اصول اور طریقے پیش کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے ہر یونیورسٹی کا انداز دوسری جامعات سے جدا ہوتا ہے ان میں کہیں بھی کچھ مشترک نہیں ہوتا۔ اسی حوالے سے ڈاکٹر شفیق انجم کا کہنا ہے:

"مقالے میں حوالے کے اندراج پر اردو میں کوئی متفقہ اصول موجود نہیں۔ تحقیق سے تعلق رکھنے والی شخصیات اور اداروں کے اپنے اپنے وضع کردہ انداز ہیں۔ ضروری ہے کہ اردو تحقیق کے مزاج، مذاق، ضرورت، موزونیت اور افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک جامع طریقہ کار سامنے لایا جائے۔"(۱۰)

تحقیق کے میدان میں ہونے والی نت نئی تبدیلیاں اس بات کی متقاضی ہیں کہ سکالرز کو ان سب طریقوں سے واقفیت حاصل کرنا لازم ہے جو تحقیق میں مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ان طریقوں میں حوالہ جات کے مختلف طریقے بھی شامل ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہر درسگاہ حوالہ درج کرنے کے لیے اپنا الگ طریقہ متعارف کراتی ہے مگر تھوڑی بہت تبدیلی کے فرق سے تقریباً ہر طریقہ ایک جیسا ہی ہے۔ جدید رسمیات تحقیق کا مطالعہ کرتے ہوئے ان سب طریقوں سے واقفیت حاصل کرنا اور ان کے استعمال سے آگاہ ہونا ایک سکالر کے لیے لازم ہے۔ تا کہ جامع اور معیاری تحقیق سامنے لائی جا سکے اور جس سے آنے والے دور میں تحقیق کے طالب علم استفادہ کر سکیں۔

حوالہ جات

۱. گیان چند، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، مقتدرہ قومی زبان: اسلام آباد، ۱۹۹۴ء، ص ۱۳

۲. خالق داد ملک، ڈاکٹر، تحقیق و تدوین کا طریقہ کار، اورینٹل بکس، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۲۸

۳. شفیق انجم، ڈاکٹر، اردو رسمیات مقالہ نگاری، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد، ۲۰۱۱ء، ص ۱۱

۴. Wikipedia

۵. Bentlay , etal , 1929, P.57, apa style, apa.org

۶. www. Csuglobal.edu.pk

۷. عطش درانی، ڈاکٹر، جدید رسمیات تحقیق، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۱۷۸

۸. https:guide. Libraries. Psu.edu, March 10, 2020

۹. عطش درانی، ڈاکٹر، اصول ادبی تحقیق، نذیر سنز ایجوکیشنل پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۲۰۹

۱۰. شفیق انجم، ڈاکٹر، رسمیات مقالہ نگاری، ص:۲۵

References in Roman Script

1. Gian Chand, Dr.,Tahqeeq ka Fun, Muqtadara Qaumi Zaban, Islamabad, 1994,P. 13
2. Khaliq Dad Malik, Dr., Tahqeeq-o-Tadveen ka Tareeqah kar, Oriental Books, Lahore, 2015, p. 28
3. Shafiq Anjum, Dr., Urdu Rasmiyat-e-Maqala Nigari, National University of Modern Languages, Islamabad, 2011, P. 11
4. Wikipedia
5. Bentley, etal, 1929, p.57, apa style, apa.org
6. www. Csuglobal.edu.pk
7. Atsh Durrani, Dr., Jadeed Rasmiyat-e-Taqeeq, Urdu Science Board, Lahore, 2005, p. 178
8. https: guide. Libraries. Psu.edu, March 10, 2020
9. Atish Durrani, Dr., Osool-e-Adbi Taqeeq, Nazir Sons Educational Publishers, Lahore, 2011, p. 209
10. Shafiq Anjum, Dr., Formalities Dissertation, p:25